بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۰۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم — منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ — ۴ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ — ۱۳ صلح ۱۳۴۹ ہش — ۱۳ جنوری ۱۹۷۰ء — نمبر ۱۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام نواہی بے موقع اور ناجائز استعمال کی وجہ سے خراب ٹھہرائے گئے ہیں

حقیقتاً ان کا موقع اور محل پر استعمال درست اور انسان کی فطرت کے مطابق ہے

"غضب اگر موقع اور محل پر استعمال کیا جائے تو وہ ایک صفتِ محمودہ ہے۔ وہ انسان ہی کیا ہے جسے مستورات کی عصمت کی محافظت کے لئے بھی غضب نہ پیدا ہوتا ہو۔ حضرت عمرؓ میں غضب اور غصہ بہت تھا۔ مسلمان ہونے کے بعد کسی نے آپ سے پوچھا کہ اب وہ غضب اور غصہ کہاں گیا؟ فرمایا کہ غضب تو اسی طرح میرے میں ہے لیکن آگے بے محل اور بے موقع اور ظلم کے رنگ میں تھا اور اب محل اور موقع پر استعمال ہوتا ہے۔ اب انصاف کے رنگ میں ہے۔

صفات بدلتے نہیں ہیں ہاں ان میں اعتدال آجاتا ہے۔ اسی طرح گلہ کرنا ناجائز ہے لیکن استاد یا ماں باپ اگر گلہ کریں تو وہ قابلِ مذمت نہیں کیونکہ مُرشد، اُستاد یا باپ اگر گلہ کرتے ہیں تو وہ اس کی ترقی کے لئے گلہ کرتے ہیں اور اس کے عیوب کو اِس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ عبرت ہو اور اس کے اعمال میں اصلاح ہو۔ ایسے ہی چوری بھی ایک بُری صفت ہے لیکن اگر اپنے دوستوں کی چیز بلا اجازت استعمال کر لی جاوے تو معیوب نہیں (بشرطیکہ دوست ہوں)۔۔۔۔

غرض جس قدر یہ جرائم ہیں جن کی نواہی کی شریعت میں تاکید ہے مثلاً گلہ نہ کرو، چوری نہ کرو وغیرہ وغیرہ یہ سب صفات بد استعمال کی وجہ سے خراب ہو گئے ہیں ورنہ حقیقتاً ان کا موقع اور محل پر استعمال درست اور انسان کی فطرت کے مطابق ہے۔ عفو ایک موقع پر تو قابلِ استعمال ہوتا ہے اور بعض موقع پر قابلِ ترک۔ کیونکہ اگر کسی مُجرم کو بار بار عفو ہی کر دیا جاوے تو وہ اور زیادہ بیباک ہو کر جرم کرے گا۔ ایسے موقع پر اس سے انتقام لینا ہی عفو ہوتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۲۶۷ تا ۲۶۹)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۲ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

● ربوہ ۱۲ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پیٹ میں درد اور پیچش کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

● لاہور ۱۲ صلح۔ اہلیہ سردار بشیر احمد صاحب کئی ہفتوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ گزشتہ چند دنوں سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ کل کی رپورٹ کے مطابق بے ہوشی طاری ہے اور آکسیجن لگائی گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (امۃ الرفیق احمد)

● محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ عظمت صاحبہ آف فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کے چھوٹے بھائی چوہدری نعمت اللہ صاحب بی اے کا نکاح عزیزہ صبیحہ محمود صاحبہ سلمہا بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب آف وحدت کالونی لاہور کے ساتھ تین ہزار چھ صد روپے حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے محترم مولانا ابوالعطاءؒ صاحب نے ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

● لاہور۔ مکرم مسعود احمد صاحب خورشید جو پچھلے دنوں ٹرین کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے زخم کے تمام ٹانکے کھول دیئے گئے ہیں صحت رفتہ رفتہ بحال ہو رہی ہے تاہم ابھی کندھے، کمر اور ٹانگ میں درد کی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اجلاس

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اجلاس ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء بروز اتوار بوقت ۹½ بجے صبح دفتر فاؤنڈیشن میں منعقد ہوگا۔ اطلاعی خطوط روانہ کر دیئے گئے ہیں احتیاطاً اس اعلان کے ذریعہ بھی اطلاع کی جا رہی ہے۔ اگر کسی ڈائریکٹر صاحب کو خط نہ ملے تو بھی تشریف لا کر اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

انشاء اللہ العزیز اس روز ۱۱ بجے قبل دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ لائبریری کی عمارت کا سنگِ بنیاد بھی نصب فرمائیں گے۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ر صلح ۱۳۴۹ ہش

مالی قربانی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں کو دین کے لئے مالی قربانی کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"آجکل اسلام اُس چراغ کی مانند ہے جو ایک صندوق میں بند کر دیا جائے یا اس چشمۂ شیریں کی طرح ہے جو خس وخاشاک سے چھپا دیا جائے ۔ اسی وجہ سے اسلام تنزّل کی حالت میں پڑا ہے اُس کا خوبصورت چہرہ دکھائی نہیں دیتا اس کا دلکش اندام نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں کا فرض تھا کہ اس کی محبوبانہ شکل دکھلانے کے لئے جان توڑ کر کوشش کرتے اور مال کیا بلکہ خون کو بھی پانی کی طرح بہاتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ وہ اپنے غایت درجہ کی نادانی سے اِس غلطی میں بھی پھنسے ہوئے ہیں کہ کیا پہلی تالیفات کافی نہیں۔ نہیں جانتے کہ جدید فسادوں کے دُور کرنے کے لئے جو جدید در جدید پیرائیوں میں ظاہر ہوتے جاتے ہیں، مدافعت بھی جدید طور کی ہی ضروری ہے اور نیز ہر ایک زمانہ کی تاریکی پھیلنے کے وقت میں جو نبی اور رسول اور مصلح آتے رہے کیا اس وقت پہلی کتابیں نہیں تھیں "

(فتح اسلام صفحہ ۵۳، ۵۴)

پھر آپ فرماتے ہیں :۔

"سو اے اسلام کے ذی مقدرت لوگو! دیکھو! میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہیئے اور اسکے سارے پہلوؤں کو بنظر عزّت دیکھ کر بہت جلد حقِ خدمت ادا کرنا چاہیئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری دینا چاہتا ہے وہ اس کو حقِ واجب اور دین لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضہ کو خالصۃً للہ نذر مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلّف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے اور جو شخص یکمشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح امداد کرے لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیرخواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جن کو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے باسانی ادا کر سکیں۔ ہاں جس کو اللہ جلّ شانہٗ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندہ کے اپنی وسعتِ ہمّت اور اندازہ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے "

(ایضاً صفحہ ۵۶ - ۵۷)

آخر میں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :۔

"اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی اپنا آرام اپنا مال اِس راہ میں فدا کر رہے ہو اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے۔ اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معیّن طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا۔ تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں اور مجھے اس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اِس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزّاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے! اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نفس مزکّی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے تب وہ اس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پَیر رکھ دیتا ہے تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اس میں کبھی آگ نہیں تھی تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی روح اس میں سکونت کرتی ہے اور ایک تجلّی خاص کے ساتھ ربّ العٰلمین کا استوا اس کے دل پر ہوتا ہے تب پُرانی انسانیت اس کی جل کر ایک نئی اور پاک انسانیت اس کو عطا کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پر اس سے تعلق پکڑتا ہے اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اسی عالم میں اس کو مل جاتا ہے "

(ایضاً صفحہ ۵۷ تا ۵۹)

(باقی)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دُنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دُور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

"میں دین کو دُنیا پر مقدّم رکھوں گا"

اس عہد کی اہمیّت اور اس کے تقاضے

مکرم ملک محمد سلیم صاحب ربوہ
(۲)

رہبانیت کا رَد

ان آیات میں دراصل رہبانیت کا رَد ہے۔ جس کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا سراسر بے ہودہ چیز ہے۔ آگ ہی کی مثال لے لیں۔ آگ پر کوئی چاہے تو اپنا کھانا پکا کر کھائے۔ چاہے تو اس آگ میں جل کر مر جائے۔ پس دنیا میں اگر انسان اس لئے جئے کہ وہ اپنے رب کو راضی کر کے اس کی خوشنودی اور قرب کے بہشت میں داخل ہو جائے۔ تو یہی دنیا اس کے لئے بہشت کی سیڑھی کا کام دے گی۔ لیکن اگر اس دنیا کو دین پر مقدم کر لے۔ اور خدا کی بجائے نفسی خواہشات کے بت کا پوجاری بن جائے تو یہی دنیا اس کے لئے جہنم کا دروازہ ثابت ہوگی۔ پس اسلام نہ تو ترک دنیا اور رہبانیت کو پسند کرتا ہے۔ نہ دنیا کو ہی سب کچھ سمجھنے کی اجازت دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ العنکبوت آیت ۲۸ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَ
يَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي
ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ
وَاٰتَيْنٰهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا
وَإِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ
الصّٰلِحِيْنَ

(عنکبوت آیت ۲۸)

ترجمہ۔ اور ہم نے اسے اسحٰق اور یعقوب بخشے اور اس کی ذریت کے ساتھ نبوت اور کتاب مخصوص کر دی۔ اور ہم نے اس کو دنیا میں بھی اس کا اجر بخشا اور آخرت میں بھی وہ نیک بندوں میں شامل کیا جائے گا۔

دنیاداری کے نقصانات

دنیادار اور دنیا کو خدا اور اس کے دین پر مقدم رکھنے والا اگر کافر ہے تو قبولِ حق سے محروم رہتا ہے۔ اور اگر ایمان کا دعویدار ہے تو ایسا شخص خدمتِ دین سے محروم رہتا ہے اور ایمان و عرفان کی لاتعداد برکتوں اور آسمانی رحمتوں سے تہی دست رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا أُولٰئِكَ
فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ (ابراہیم ۴)

ترجمہ۔ (جو انکار کرنے والے) آخرت کے مقابلے میں اس ورلی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں اور (دوسرے لوگوں کو بھی) اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ اور اسے کجی اختیار کر کے (حاصل کرنا) چاہتے ہیں۔ یہ لوگ دور کی گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورۃ التوبہ آیت ۲۴ میں اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے کہ تو مومنوں سے کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے دوسرے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں۔ اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو۔ اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو۔ تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے۔ اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی (کامیابی کا) راستہ نہیں دکھاتا۔

(اس سلسلہ میں دیکھئے سورۃ المومنون آیت ۲۲، سورۃ الحدید آیت ۲۱، العنکبوت ۲۶، النجم ۳۰ اور الحدید ۲۱)

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا قرآنی ارشاد

دین کو دنیا پر مقدم رکھنا جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ دین کے صاف شفاف اور مصفا پانی کو سیاست اور دنیاداری کے متعفن پانی سے الگ رکھنا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی خدمت اور کامیاب تبلیغ اسی پاک اصول کی بناء پر ہو رہی ہے۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ یہ اصول خود خدا تعالیٰ کا وضع کردہ ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَا لَكُمْ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ
انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ
أَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا قَلِيْلٌ (التوبہ)

ترجمہ۔ اے مومنو! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے راستہ میں (لڑنے کے لئے سب مل کر) نکلو، تو تم (لوگ اپنے ملک کی محبت) کی طرف جھک جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پسند کرتے ہو؟ (اگر ایسا ہے) تو یاد رکھو کہ دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں صرف ایک حقیر چیز ہے۔

سورۃ المنافقون آیت ۱۰ میں ارشاد ہوتا ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَ
لَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

ترجمہ۔ اے مومنو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

(نیز دیکھئے سورۃ جمعہ آخری آیت اور سورۃ الاعلیٰ آیت ۱۸)

آنحضرتؐ کا اسوۂ مبارک

آنحضرتؐ کے پاس ایک دفعہ صحابہؓ جمع ہونے لگے۔ کیونکہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ بحرین سے جزیہ کا مال حضور کی خدمت میں لائے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ مال حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا:۔

فواللّٰہ ما الفقر اخشیٰ
علیکم ولکنی اخشیٰ ان
تبسط الدنیا علیکم کما
بسطت علیٰ من کان
قبلکم فتنافسوھا کما
تنافسوھا فتھلککم کما
اھلکتھم

یعنی اللہ رب العزت کی قسم! کہ مجھے تمہارے مفلس ہو جانے کا خوف نہیں ہے۔ بلکہ اس بات کا خوف ہے کہ تم کو دنیا کی دولت اس طرح حاصل ہوگی۔ جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں کو حاصل ہوئی۔ اور تم اس کی حرص کرنے لگو گے۔ جیسے تم سے پہلے لوگوں نے حرص کی۔ اس کا انجام یہ ہوگا کہ دنیا تم کو ہلاک کر دے گی جیسے کہ ان لوگوں کو ہلاک کیا۔ جو تم سے پہلے تھے۔

اس حدیث کو حضرت عمرو بن عوف انصاریؓ کی سند سے بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا۔ نہ دنیا کو قطعی طور پر بُری چیز قرار دیتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ ہرگز مومنوں کو یہ دعا نہ سکھاتا

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ
قِنَا عَذَابَ النَّارِ

(البقرۃ آیت ۲۰۲)

ترجمہ۔ کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس

دنیا (کی زندگی) میں بھی کامیابی دے۔ اور آخرت میں (بھی) کامیابی دے۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

ہاں وہ اس بات کو ہلاکت خیز بتاتا ہے کہ دنیا کو مقدم کر لیا جائے۔

حَکَم عدل کا فیصلہ

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خبردار تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو۔ کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی ان کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں۔ جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔۔۔۔ میں تمہیں دنیا کے کسب وحرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے"

(کشتی نوح)

اسی کتاب میں ایک اور مقام پر جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں۔ اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں۔ اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گدھ اور کتے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے۔ وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے۔ انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا۔ اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا۔ اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے۔ اور آسمانی روح ان میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے۔ ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دیئے ہیں۔ پس تم اس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ۔ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے"

پھر تذکرۃ الشہادتین ۱۹۰۳ء میں حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ وطہارت کے اعلیٰ درجہ پر قائم ہوں۔ اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا، پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جائیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے۔ اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں۔ اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے۔ اور اسی میں رہتا اور اسی میں مرتا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں۔ کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔ جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے۔ اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو لے۔ میں اس شخص کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مُردار پھینکا جاتا ہے۔ جہاں گلے سڑے مُردوں کی لاشیں ہوتی ہیں"

محترمہ اہلیہ صاحبہ چودھری عنایت الٰہی صاحب کی وفات

مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۹ء چھ بجے صبح میری بھاوجہ حمیدہ بیگم اہلیہ چودھری عنایت الٰہی صاحب پوسٹ ماسٹر پنشنر ملتان میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اسی دن ساڑھے گیارہ بجے شب جنازہ ربوہ پہنچا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۲۶ دسمبر بروز جمعۃ المبارک نماز فجر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ ہزاروں احباب نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ تقریباً سات بجے مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ بعد تیاری قبر برادر بزرگ چوہدری فضل الٰہی صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں۔ ان کا رشتہ میرے بھائی کے ساتھ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجویز فرمایا تھا۔ حضور نے خود ہی نکاح پڑھایا تھا۔ بھاوجہ مرحومہ کا ہمارے خاندان میں آنا اللہ تعالیٰ کی ان گنت نعمتوں کا موجب ہوا۔ نیک والدین سے نیک تربیت پائی تھی۔ بھائی صاحب کی ملازمت کے سلسلہ میں جہاں بھی رہیں، اپنی دینداری اور خوش اخلاقی کے باعث حلقہ مستورات میں بڑی ہر دل عزیز اور واجب الاحترام رہیں۔ نمازوں کا وقت پر ادا کرنا، صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔ یہ ان کی بچپن سے عادت تھی۔ بحالت بیماری نماز کا وقت دریافت کر کے اشاروں سے نماز ادا کر لیتیں۔ بچوں کو ہدایت تھی کہ جب غنودگی ہو تو مجھے ہوش دلا کر نماز کا وقت بتلا دیا کرو۔ چنانچہ نماز آخر وقت تک ادا کی۔ زندگی میں کئی بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ پاک میری بھاوجہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو خصوصاً میرے بھائی اور ان کی بچیوں کو جنہوں نے اس صدمہ کو بہت محسوس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق دے

(عبدالواحد محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۹ صلح (۹ جنوری ۱۹۷۰ء) بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ روس کے صاحبزادے مکرم ملک نعیم احمد صاحب طاہر کا نکاح بعوض چھ ہزار روپیہ حق مہر محترمہ محمودہ ایاز صاحبہ بنت محترم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مرحوم آف نیروبی (مشرقی افریقہ) کے ساتھ پڑھا۔

بزرگانِ سلسلہ واحباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

درخواستِ دعا

(۱) مکرم آر خواجہ صاحب ابن محترم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل معہ اہل وعیال جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہونے کے بعد ۸ جنوری کو واپس انگلستان روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں ان کا حافظ وناصر ہو۔ انہیں ہر طرح کی پریشانیوں سے بچائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق دے۔

(۲) میں اور میرے بچے بعارضہ انفلوائنزا بیمار ہیں۔ سب احمدی بہن بھائیوں سے التماس ہے کہ صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار رضیہ ناصرہ اہلیہ ملک محمد عبداللہ صاحب (ریلوے)
دارالرحمت شرقی ربوہ

قادیان (بھارت) میں جماعت احمدیہ کے اٹھتّرویں کامیاب جلسہ سالانہ

کی مختصر روداد

علمائے سلسلہ کی مذہبی۔ روحانی اور علمی تقاریر، عبادتوں، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پُرکیف اور

روح پرور نظّارے

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کا اٹھترواں روحانی اجتماع جس کی بنیاد آج سے ۷۷ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض روحانی اغراض کے پیش نظر رکھی تھی اپنی سابقہ روایات کے مطابق قادیان دارالامان میں مورخہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ فتح ۱۳۴۸ھش مطابق ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعرات جمعہ اور ہفتہ مسلسل تین روز تک اپنے مخصوص روحانی ماحول میں جاری رہنے کے بعد نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

شمع احمدیت کے پروانے خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کی ارضِ مقدس میں جمع ہوئے اور ایک دفعہ پھر انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب پر ایمان رکھنے کے باعث خود بھی زندہ ہیں۔ مسیح پاک علیہ السلام کے ان ابراہیمی طیور نے جو سرزمین ہند و پاک کے مختلف آشیانوں میں آباد ہیں سرزمین قادیان میں آکر اسے تین دن تک اپنے سجدوں، عبادات و اذکار الٰہی اور درود شریف سے معمور کیا اور بیت الدعا بیت الذکر۔ بیت الفکر۔ مسجد مبارک مسجد اقصےٰ، بہشتی مقبرہ وغیرہ مقامات مقدسہ سے خوب استفادہ کیا۔ اور حسبِ استطاعت علم و عرفان کی جھولیاں بھر کر واپس اپنے وطنوں کو عازم سفر ہوئے

اندرونِ ملک سے جلسہ کی خاطر مرکز سلسلہ میں دور دراز علاقوں سے سفر اختیار کر کے آنے والوں میں آندھرا پردیش۔ میسور سٹیٹ۔ جموں و کشمیر پونچھ۔ کیرلہ۔ بمبئی۔ یوپی۔ بہار۔ بنگال اڑیسہ اور دہلی کے علاقوں سے کافی تعداد میں احباب شریک ہوئے۔

اس سال پاکستان سے قریباً ۱۱۸ افراد پر مشتمل قافلہ محترم صوفی غلام محمد صاحب کی زیر قیادت شریک جلسہ ہوا۔ یہ قافلہ مورخہ ۱۷ فتح کی شام کو ۱/۲ ۵ بجے کی ٹرین سے دارالامان پہنچا۔ ریلوے سٹیشن قادیان پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ اور محلہ احمدیہ میں محترم حضرت مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل امیر جماعت کی زیر قیادت استقبال کیا گیا۔

اس ملّی اجتماع سے مستفیض ہونے کے لئے ایک سوئس (Swiss) احمدی برادرم مکرم رفیق احمد صاحب چغتی بھی تشریف لائے۔ آپ ۱۹۶۰ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو کر حضرت مسیح محمدی صلعم کے شیدائیوں میں شامل ہوئے اسی طرح جزیرہ سیلون سے بھی ایک بزرگ مختلف سفری صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے شریک جلسہ ہوئے۔

پروگرام کا آغاز

مورخہ ۱۸ فتح کو اس روحانی اجتماع کی پہلی نشست ۱۱ بجے جلسہ گاہ میں زیر صدارت محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل شروع ہوئی۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور سٹیٹ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر کی نظم کے بعد محترم حضرت صاحب صدر لوائے احمدیت لہرانے کے لئے اس جگہ تشریف لے گئے جہاں Flag Post نصب تھا۔ تمام احباب کرام احتراماً کھڑے ہو گئے جھنڈا لہراتے وقت پُرسوز قلوب اور پُرنم آنکھوں کے ساتھ نکلنے والی دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔
اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْاَحْمَدِیَّۃَ وَالْاَحْمَدِیِّیْنَ وَالْاِمَامَ وَالْمُبَلِّغِیْنَ۔

کے ذریعہ ماحول میں ایک ناقابل بیان روحانی کیفیت پیدا ہو گئی۔ جوں ہی لوائے احمدیت آسمان کی پہنائیوں میں پہنچ کر لہرانے لگا تمام فضا نعرہ ہائے تکبیر و دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ اس کے بعد محترم صاحبِ صدر اسٹیج پر تشریف لائے اور اپنا صدارتی تقریر شروع فرمائی۔

صدارتی تقریر

آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ اس نے اُس سُنّت کے احیاء کے لئے جو اس کے مامور نے جاری کی تھی ہم سب کو ایک دفعہ پھر یہاں جمع کر دیا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ پاکیزہ احباب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں تشریف لائے ہیں ہمارے اس جلسہ کے اغراض و مقاصد خالصتہً روحانی و علمی ہیں۔ یہاں پر آپ لوگ مختلف قسم کی قربانیاں کرتے اور عاشقانہ رنگ اختیار کرتے ہوئے آتے ہیں اور سارے ایام کو ذکر الٰہی۔ عبادت اور دعاؤں میں گزارتے ہیں۔ بیت الدعا اور دیگر مقامات مقدسہ میں جا کر دعائیں اور عبادات بجا لاتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام نیک و پاک مقاصد پورے کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

اس کے بعد محترم صاحب صدر نے تمام حاضرین سمیت ایک لمبی اور پرسوز اور رقت سے بھری اجتماعی دعا فرمائی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ساری دنیا میں اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بول بالا ہو۔

پیغام حضرت امام جماعت احمدیہ

اجتماعی دعا کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب امیر قافلہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سنایا جو حضور نے اس جلسہ سالانہ کے لئے ارسال فرمایا تھا اور جس میں سب سے پہلے درویشان قادیان اور پھر بیرونی جماعتوں سے آنے والے احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے گرانقدر تحفہ سے نوازا۔ اس پیغام کے ذریعہ حضور انور نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ آجکل ساری دنیا کے اندر جو حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان بہت ہی خطرہ میں ہے۔ سب دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل و رحمت نازل فرمائے۔ آمین

دوسرا پیغام

اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرا خصوصی پیغام سنایا جو جلسہ سے قبل بذریعہ تار پہنچا تھا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدات

اس روحانی اجتماع کی پہلی تقریر برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد معلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے اس پہلو کو بیان فرمایا جو معاہدات کے ساتھ تعلق رکھنے والا تھا۔ یعنی حضور صلعم کے معاہدات کن حالات میں ہوئے اور حضور نے ان کو کس طرح نبھایا۔ آپ نے بتایا کہ حضور کی سیرت طیبہ کا ہر پہلو انفرادی رنگ میں بھی اس قدر جامع۔ اتم اور کامل ترین ہے کہ دنیا میں اس کی نظیر تلاش کرنا محال ہے

تبلیغ اور جماعت احمدیہ

اس جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ بنگال و اڑیسہ کی مندرجہ بالا عنوان پر ہوئی۔ آپ نے اسلام و بانی اسلام صلعم کی ہمہ گیریت اور مقبولیت کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ آپ نے ساری عمر فریضہ تبلیغ سرانجام دیا اور آپ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رض نے بھی اسی فریضہ کی تکمیل میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ جس کے نتیجہ میں اسلام تھوڑے عرصہ میں اکناف عالم میں پھیل گیا اور اسلام کا جھنڈا متمدن دنیا میں لہرانے لگا۔

موصوف نے مسلمانوں کی زبوں حالی اور تبلیغی سرگرمیوں کے زوال کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے ذریعہ دنیا میں پیدا شدہ عظیم انقلاب کا ذکر فرمایا۔ (بقیہ قادیان) باقی

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا نیا انتخاب

نبوت ۱۳۴۸ھش تا اخاء ۱۳۵۰ھش
نومبر ۱۹۶۹ء تا اکتوبر ۱۹۷۱ء

قائدین مقامی کے تقرر کی میعاد ۳۱۔ اخاء ۱۳۴۸ھش کو ختم ہو چکی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ جلد از جلد قائد مجلس کا انتخاب کر کے صدر مجلس کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائیں۔

انتخاب قائد مجلس کے لئے مندرجہ ذیل قواعد مقرر ہیں۔ ان کی پابندی ضروری ہے

۱۔ قائد کا انتخاب علی الترتیب مرکزی نمائندہ۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع۔ امیر مقامی یا پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہونا چاہیئے۔ ان میں سے ایک نمائندہ کی موجودگی کی صورت میں مندرجہ بالا ترتیب مدنظر رکھنی ہوگی۔ کسی ایسے خادم کی صدارت میں کوئی انتخاب نہیں ہوگا۔ جس میں اس کا اپنا نام پیش ہو سکتا ہو۔

۲۔ جس خادم کا نام قیادت یا زعامت کے لئے پیش کیا جائے۔ وہ پنجوقتہ نماز کا پابند ہو۔ جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ ڈاڑھی نہ منڈواتا ہو۔ لیکن اگر کسی جگہ ڈاڑھی والا موزوں خادم نہ ملے۔ تو پھر مرکز سے استثنائی صورت میں اجازت لی جاسکتی ہے۔

۳۔ قائد کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے اور کوئی خادم متواتر دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکے گا۔

۴۔ مرکز سے منظوری آنے پر نئے عہدیداران کام سنبھال لیں گے۔ اس وقت تک سابقہ عہدیدار ہی برقرار رہیں گے۔

۵۔ یہ انتخاب اعلانیہ ہونا چاہیئے (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) ایسے موقع پر کسی کے خلاف پراپیگنڈا کرنا ناپسندیدہ اور معیوب ہے۔ ایسا کرنے والے کے متعلق اگر کسی کو علم ہو تو اس کی اطلاع کرنی چاہیئے۔ اسی طرح ایسے انتخاب کے موقع پر غیر جانبدار رہنا بھی درست نہیں کسی نہ کسی کے حق میں اپنا ووٹ ضرور استعمال کیا جائے۔

۶۔ انتخاب صرف قائد اور زعیم کا ہوتا ہے۔ بقیہ عہدیدار قائد یا زعیم نامزد کر کے قواعد کے مطابق منظوری حاصل کرتے ہیں۔

چونکہ مرکزی نمائندگان۔ قائدین علاقہ۔ قائدین اضلاع کا ہر جگہ ہر وقت پہنچنا ممکن نہیں اس لئے امراء مقامی اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ قائدین مجالس کے انتخاب کے سلسلہ میں تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس اپنی مساعی سے آگاہ کریں

اطفال الاحمدیہ کو سترہ آیات زبانی یاد کروانے کے سلسلے میں قائدین مجالس کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی مساعی سے مرکز کو ساتھ کے ساتھ آگاہ کرتے رہیں اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی مساعی سے فوری طور پر مرکز کو آگاہ کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

عزیزم برادرم سید شاہ میر احمد صاحب اشرف کا میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار بھی قدرے علیل ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ابن علی سید۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

تقاریب شادی و درخواست دعا

مورخہ ۲۴ فتح ۱۳۴۸ھش (مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز چہارشنبہ بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر پسرم ظفر اللہ خان بی۔ ایس سی (آنرز) ایم ایس سی منسلک آفیسر پاکستان اٹامک انرجی کمشن راولپنڈی کا نکاح عزیزہ امۃ الرشید ایم اے بی ایڈ بنت ملک نواب خان صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے بر مکان راجہ صوبہ خان صاحب پڑھا۔ اسی شام کو پانچ بجے تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دوسرے روز دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بزرگان سلسلہ نے شرکت فرمائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے موجب خیر و برکت اور ثمرات حسنہ کرے۔ آمین ثم آمین۔

(راجہ زین العابدین پنشنر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سراج منزل دارالبرکات ربوہ)

۲۔ عزیزم مرزا نصیر احمد بی اے واقف زندگی متعلم شاہد کلاس جامعہ احمدیہ کی شادی مورخہ ۳۱ فتح ۱۳۴۸ھش (۳۱ دسمبر ۱۹۶۹ء) کو عمل میں آئی۔ عزیز موصوف کا نکاح ۲۸ تبلیغ (۲۸ فروری ۱۹۶۹ء) کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عزیزہ زرینہ اختر صاحبہ دختر مکرم صوبیدار قریشی مختار محمد صاحب واقف زندگی کارکن تحریک جدید کے ہمراہ پڑھا تھا۔ رخصتانہ کے موقع پر دعا محترم مولانا ابوالعطاء نے فرمائی۔ یکم صلح ۱۳۴۹ھش (یکم جنوری ۱۹۷۰ء) کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی دنیوی اور روحانی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(خاکسار: مرزا محمد حسین چغتائی سیکرٹری بیت الحفیظ دارالصدر غربی الف ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم محمد سلیم صاحب ساکن محلہ دارالیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم ماسٹر محمد عظیم صاحب بتاریخ ۳۰/۱۰/۶۹ وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ ۱۱۲۳/۶۶۰ تحریک جدید میں مبلغ -/۱۵۰ روپے جمع ہیں۔ یہ رقم مجھے دلائی جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں۔ ان کو مذکورہ رقم مجھے دئے جانے پر اعتراض نہیں ہے (۱) مبارکہ بیگم (۲) بشریٰ بیگم دختران ماسٹر محمد عظیم صاحب (۳) سردار بی بی صاحبہ بیوہ ماسٹر صاحب مرحوم

اس درخواست پر مکرم محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

۲۔ مکرم بشیر احمد صاحب ساکن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ بتاریخ ۱۰/۱/۶۹ وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کے نام قطعہ ۲۳/۲۱ رقبہ دس مرلہ واقع محلہ دارالیمن الاٹ ہے۔ میرے سوا مرحومہ کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ لہذا درخواست ہے کہ مذکورہ قطعہ اب میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

گمشدہ طلائی کڑے کی تلاش

چار پانچ تولے کا ایک طلائی کڑا جو نقشین ہے اور جس کے دونوں سروں پر شیر کی شکل بنی ہوئی ہے۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء کو ربوہ میں زنانہ جلسہ گاہ کے باہر آتے ہوئے کہیں گر گیا تھا۔ اگر کسی بھائی یا بہن کو ملا ہو تو براہ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون احسان فرمائیں۔

اہلیہ چوہدری عبدالمالک

معرفت چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

ماریشس — ایک حسین جزیرہ

ماریشس بحر ہند میں ایک خوب صورت جزیرہ ہے۔ یہ ساحل افریقہ سے تقریباً ۱۲۵۰ میل اور پاک و ہند سے دو ہزار میل کی دوری پر واقع ہے۔ جزیرہ ماریشس تقریباً ۴۰ میل لمبا اور ۳۰ میل چوڑا ہے۔

اس جزیرے میں متعدد پہاڑوں کا ایک سلسلہ ہے اور ان گنت ندیاں اور چشمے ہیں۔ اگرچہ ماریشس خط جدی کے دائرہ میں واقع ہے تاہم یہاں کی آب و ہوا معتدل ہے۔ یہاں سال بھر سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔ ستمبر سے نومبر تک کے مہینے عموماً کافی خوشگوار ہوتے ہیں جب ایک سیاح ماریشس پر اترتا ہے تو اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اتنے چھوٹے سے جزیرہ میں قسم قسم کے لوگ بستے ہیں۔ ۱۹۶۷ء میں ماریشس کی آبادی ۷۷۴۰۰۰ ہزار تھی۔ اور آبادی کا دباؤ ۱۰۷۵ فی مربع میل تھا۔ یہاں آبادی کا سب سے بڑا حصہ ہندوستانیوں پر مشتمل ہے۔ اور ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ماریشس کی کل آبادی کا ۷۰ فیصد حصہ ہندوستانی باشندوں پر مشتمل ہے اس جزیرے میں تھوڑے بہت چینی باشندے بھی آباد ہیں اس کے علاوہ یہاں یورپی افریقی اور کئی مخلوط نسلوں کے افراد بھی رہتے ہیں۔

ماریشس کی سرکاری زبان انگریزی ہے فرانسیسی اور ویسٹ انڈیز کی زبان "کریول چیرس" بکثرت بولی جاتی ہے۔ حالانکہ ماریشس میں مختلف زبانیں، رسم و رواج اور مختلف مذاہب رائج ہیں۔ پھر بھی یہاں کی آبادی کے متعدد طبقوں کے درمیان قرابت اور ہم آہنگی دیکھنے کو ملتی ہے۔

ماریشس کی معیشت کا انحصار زیادہ تر گنے پر ہے۔ خوراک کا آدھے سے زیادہ حصہ غیر ملکوں سے درآمد کیا جاتا ہے جس میں چاول بھی شامل ہے جس کو کم قیمتوں پر مہیا کرنے کے لئے سرکاری امداد دی جاتی ہے۔

اگرچہ ماریشس میں خام مال اور مقامی صنعتوں کا فقدان ہے پھر بھی وہاں کی حکومت ثانوی صنعتوں کی ترقی کے لئے مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے۔

سولہویں صدی کے آخر تک ماریشس غیر آباد تھا۔ اس جزیرہ میں شاید سب سے پہلے بھولے بھٹکے ملاحوں سیاحوں نے قدم رکھا۔ اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ دسویں صدی میں عرب جزیرہ ماریشس سے ناواقف تھے اسی دوران جزیرہ کو پرتگالیوں نے سولہویں صدی میں دریافت کیا۔ ۱۵۹۸ء میں ولندیزیوں نے اس جزیرہ پر بسنے کی کوشش کی۔ اور اپنے حکمران پرنس مارس آف ناسکو کے نام پر اسے ماریشس کا نام دیا۔ سولہویں اور سترہویں صدی میں ولندیزیوں ڈانسیسیوں اور انگریزوں کے درمیان اس جزیرہ کے لئے تنازعے ہوتے تھے۔ ماریشس پر قبضہ کرنے اور یہاں نوآبادیات قائم کرنے میں ولندیزیوں کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اور جب ۱۷۱۰ء میں ان کا قبضہ ختم ہوا تو حالت یہ تھی کہ اس جزیرے کے خوبصورت پرندے اور جانور جن میں مشہور چڑیا ڈوڈو بھی شامل تھا مفقود ہو گئے۔ اور گنے کی کاشت جو جاوا کی دین تھی ترک کر دی گئی تھی۔ جب ولندیزی اس جزیرے سے چلے گئے تو اس کا قدرتی حسن دوبارہ لوٹ آیا۔

فرانسیسیوں کی آمد تک یہ جزیرہ ہندوستان سے آنے اور وہاں جانے والے تجارتی جہازوں کے لئے آرام گاہ کا کام دیتا تھا۔ ۱۷۱۵ء میں یہ جزیرہ فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھ میں آیا۔ اور انھوں نے اسے آئل ڈی فرانس کے نام سے موسوم کیا۔

ماریشس پر باقاعدہ نوآبادیات کا آغاز ۱۷۲۱ء میں ہوا۔ اور ۱۷۳۱ء میں ماہے ڈی لابو ردونیس کو اس جزیرے کا گورنر مقرر کیا گیا۔ اور اس کے دانشمندانہ انتظام کے تحت اس جزیرے نے تیزی سے ترقی کی اور یہ ایک اہم بحری مستقر ہو گیا۔

لابور دونیس مدراس فتح کرنے کی غرض سے اپنے بحری بیڑے کے ہمراہ اسی جزیرے سے روانہ ہوا تھا۔ ۱۷۶۷ء میں فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی نے اس جزیرے کو فرانسیسی حکومت کے حوالے کر دیا۔

اٹھارویں صدی میں بحر ہند میں فرانسیسیوں اور انگریزوں کے درمیان رقابت چلتی رہی ۱۸۱۰ء میں برطانیہ نے جزیرے کے شمال میں اپنی فوجیں اتاریں اور فرانس کی فوجوں پر قبضہ پا لیا۔

۱۸۱۵ء کے معاہدۂ پیرس کے تحت آئل ڈی فرانس کو برطانیہ کے حوالے کر دیا گیا۔ یہاں کے باشندوں کی ثقافتی زندگی کی ضمانت دی گئی۔ اور اسی دن سے آج تک وہاں کے باشندوں کے مذاہب، قوانین، رسم و رواج اور روایتوں کی حفاظت کی جاتی رہی ہے۔

۱۸۳۳ء میں رسم غلامی کے خاتمے کے بعد جزیرے میں گنے کے کھیتوں پر مزدوروں کی شدید قلت پیدا ہو گئی تھی اس مسئلے کو حل کرنے کی غرض سے ہندوستان سے مزدوروں کی ہجرت کا انتظام کیا گیا ہندوستانی مزدوروں اور زراعت کے ترقی یافتہ طریقوں کی بدولت ماریشس میں شکر کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد یہاں ہوائی جہاز کے ذریعہ رسل و رسائل کا انتظام کیا گیا اور آج ماریشس آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے ہوائی راستے کے درمیان ایک اہم فضائی مرکز کا درجہ رکھتا ہے۔

سیاسی میدان میں اس جزیرے میں پارلیمانی جمہوریت اور کابینہ نظام کی طرف مسلسل پیش قدمی ہوتی رہی۔ ۱۹۵۷ء میں یہاں کابینہ نظام قائم ہوا۔ اور ۱۹۵۹ء میں بالغوں کی عام رائے دہندگی کا حق دیا گیا یہ دو باتیں آزادی کے راستے میں اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ماریشس دولت مشترکہ کے دائرے میں ہی رہ کر ۱۹۶۸ء میں آزاد ہوا۔

موجودہ دستور کے مطابق ماریشس کے عوام عام رائے دہندگی کا حق استعمال کر کے اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں ملک کو ۲۱ حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے جہاں سے مجلس قانون ساز کے لئے ۷۰ ارکان منتخب کئے جاتے ہیں فیڈرل کونسل پالیسی مرتب کرنے والی سب سے بڑی جماعت ہے۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے

خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۳ر فتح ۱۳۴۸ ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست مع ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے

"الحمد للہ۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء" فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ہماری دیگر بہنیں (جنہوں نے تا حال حصہ نہیں لیا) کو بھی چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں اور خط لکھتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ بھی ضرور تحریر فرمایا کریں۔

---

۱۴ دلچسپ اور مفید طبی تجربات

مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا تحریر فرماتے ہیں:-

"خاکسار نے گھٹنے کے درد میں "پینز کیور" (PAINS-CURE.) کے صرف دو کیپسول استعمال کر کے خدا کے فضل سے مکمل شفا پائی کیور ٹو سسٹم کی ادویات کو حسب موقع بہت مفید پایا"

مکمل کورس /۱۰ - ڈاک خرچ ۱/۵۰

ہماری مجرب ادویات کے متعلق اپنی آراء سے آگاہ فرماتے رہیں تاکہ ضرورت مندوں کو فائدہ اور آپ کو ثواب ہو گا۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائداعظم لاہور ✻ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

تربیت اور اصلاح کا کام بہت زیادہ محنت چاہتا ہے

اس کام کو کما حقہٗ انجام دینے کے لئے تین ضروری امور اور ان کی تفصیل

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس کے بعد دوسرے گروہ یعنی مومنین کے متعلق فرمایا وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اپنے بازو اُن مومنوں پر جھکا دے جو تیری اتباع کرتے ہیں۔ بازو جھکانا عرب میں ایک محاورہ ہے اور یہ محاورہ جانوروں کی مناسبت سے لایا گیا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جب تک جانوروں کے بچے کمزور ہوتے ہیں اور اڑنے کے قابل نہیں ہوتے یا اچھی طرح چل پھر نہیں سکتے۔ جانور ان پر اپنے پر پھیلائے رکھتے ہیں تاکہ بچوں کو چیل وغیرہ نہ لے جائے۔ انسان تو اپنے بچوں کو کپڑے پہنا دیتے ہیں مگر جانوروں کے پاس کپڑا نہیں ہوتا اس لئے وہ بچوں کو اپنے پروں کے نیچے چھپائے رکھتے ہیں۔ مرغیوں کو دیکھو اگر بچوں والی مرغی کسی جگہ بیٹھی ہو اور اسے کوئی اٹھا دے تو اس کے پروں کے نیچے سے آٹھ دس بچے نکل کر دوڑ پڑتے ہیں۔ پس وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ کے یہ معنے ہیں کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تجھے چاہیئے کہ تو اپنی تمام تر توجہ مومنوں کی طرف رکھ اور ان کی اعلےٰ سے اعلےٰ تربیت کرنے کی کوشش کر۔ اب ظاہر ہے کہ یہ تربیت کا کام اور مومنین کو اعلےٰ مدارج تک لے جانے کا کام اس قسم کا تھا کہ اس میں تکالیف اور مشکلات پیش آنے کا احتمال ہو سکتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

انذار کا کام تو صرف مونہہ سے ہوتا ہے اور زبان سے ڈرا دینا کافی ہوتا ہے۔ لیکن تربیت اور اصلاح کا کام محنت طلب ہے اور یہ کام ایسا ہے جو کسی کے اپنے اختیار میں نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک باپ چاہتا ہے کہ میرا بیٹا جج بن جائے مگر وہ چھٹی رساں بھی نہیں بن سکتا یا ایک باپ چاہتا ہے کہ اُس کا بیٹا عالم دین بن جائے۔ لیکن جب وہ بڑا ہوتا ہے تو علم دین کی طرف اُسے کوئی رغبت ہی نہیں ہوتی ... ... پس وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ میں اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے کہ تربیت اور اصلاح کا کام اتنا عظیم الشان ہے کہ یہ بہت زیادہ محنت چاہتا ہے اور یہ کام ایسا ہے کہ جب تک تربیت اور اصلاح پانے والوں کے اندر جوش اور اخلاص اور فرمانبرداری کا مادہ موجود نہ ہو اس کو سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جہاں مخالفین منکرین اور غیر متبعین کے متعلق فرمایا کہ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ یعنی ان کو تو ڈرا لیکن اگر وہ تیری بات نہ مانیں تو تو اُن سے کہہ دے کہ میں تمہارے اعمال کا ذمہ دار نہیں ہوں وہاں مومنوں کے متعلق فرمایا وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

درحقیقت اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو مومنوں کی خبر گیری اور تربیت کا حکم دیا تھا وہ پورا نہیں ہو سکتا تھا جب تک تین باتیں نہ ہوں ایک تو یہ کہ خدا تعالےٰ کی تائید ہو۔ دوسرے یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر ان کی تربیت کا کامل جذبہ موجود ہو اور تیسرے یہ کہ جن کی آپ تربیت اور خبر گیری کرنا چاہتے تھے ان کے اندر ماننے کا جذبہ موجود ہو۔ ان تینوں چیزوں کے متعلق فرماتا ہے

(۱) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ۔ تو اللہ پر توکل کر کے اس کام کو شروع کر دے وہ تیری ضرور مدد کرے گا یعنی میں تیری مدد کروں گا (۲) الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ تیرے اندر کیا روح کام کر رہی ہے۔ یعنی تو اپنے اندر یہ جذبہ رکھتا ہے کہ ان کی تربیت کرے آگے فرماتا ہے (۳) وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ پھر تیسری بات بھی تجھے حاصل ہے یعنی تو ان لوگوں میں پھرتا ہے جو ہر رنگ میں تیری اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ یہ تین مشکلات تھیں جن کا اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں ذکر کیا۔ فرماتا ہے یہ کام اللہ تعالےٰ کی تائید چاہتا ہے سو میں تیری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ کام تیرے اندر دوسروں کی تربیت اور اصلاح کرنے کا جذبہ چاہتا ہے۔ سو وہ تیرے اندر موجود ہے۔ یہ کام ان لوگوں کے اندر جن کی تو تربیت اور خبر گیری کرنا چاہتا ہے کامل اطاعت ... اور فرمانبرداری کی روح چاہتا ہے سو وہ ان کے اندر موجود ہے اس لئے تجھے اس کام میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہیں ہو سکتا "

تفسیر کبیر سورہ الشعراء
صفحہ ۴۷۸ تا ۴۸۰

مجاہدین توجہ کریں

۲ر فروری ۱۹۷۰ء سے مجاہد ٹریننگ شروع ہو رہی ہے تمام مجاہدین سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے ضروری تیاری کر لیں اور یکم فروری کو مجھ سے مل کر ٹریننگ کے اوقات اور پروگرام کا علم حاصل کر لیں۔ کوئی مجاہد غیر حاضر نہ ہو۔

محمد قاسم خان بی۔اے
مجاہد کمپنی کمانڈر۔ ربوہ

درخواستِ دعا

میری چھوٹی بہن عزیزہ فرحت ناہید بنت آغا محمد عبداللہ خان صاحب نواب شاہ ایم۔ بی بی۔ ایس فائینل کے امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھے نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوئی ہے۔ اسی طرح سے میرے چھوٹے بھائی عزیز مودود احمد نے بی۔ ایس سی پارٹ فسٹ میں کامیابی حاصل کی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو آئندہ بھی اپنے فضلوں سے نوازے اور خدمتِ دین و خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے۔ (رشیدہ بانو اہلیہ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر ربوہ)

خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ نہیں مرتے جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۳۹۹)

اور مثال کے طور پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"دیکھئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال و متاع خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا اور آپ کمبل پہن لیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس پر انہیں کیا دیا تمام عرب کا انہیں بادشاہ بنا دیا اور انہی کے ہاتھ سے اسلام کو نئے سرے سے زندہ کیا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۳۹۸)

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴